

روپے کی قدر میں 40 فیصد کمی کے باوجود برآمدات میں اضافہ نہیں ہوا

آئی ایم ایف ٹیم نے حکومت سے 200 ارب کا منی بجٹ لانے کا مطالبہ کیا ہے، شہباز رانا

شیریں مزاری صاف گو ہیں، کامران یوسف، ”دی ریویو“ میں محمد زبیر کی بھی گفتگو

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) شہباز رانا نے کہا ہے کہ ادارہ شماریات پاکستان نے جنوری تا جولائی کے جواعداد و شمار جاری کیے ہیں اس میں اچھی خبر یہ ہے کہ 7 ماہ میں پاکستان کے تجارتی خسارے میں 28 اشاریہ 4 فیصد کمی ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں ساڑھے 5 ارب ڈالر خسارہ کم رہا ہے، اس کمی کی وجہ سے حکومت پر غیر ملکی ادائیگیوں کا بوجھ کم ہو گیا ہے، پروگرام ریویو میں کامران یوسف سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ بری خبر یہ ہے کہ پچھلے ڈیڑھ سے پونے دو سال کے دوران روپے کی قدر میں چالیس فیصد کمی کے باوجود برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا، سب کچھ کرنے کے باوجود رواں مالی سال کے سات ماہ میں برآمدات کا حجم اٹھائیس کروڑ بیس لاکھ ڈالر ہے، مجموعی طور پر دو اعشاریہ دو فیصد اضافہ ہوا ہے، ماہ بہ ماہ یکساں جائے تو جنوری 2019 کے مقابلے میں رواں سال جنوری میں برآمدات تین اعشاریہ دو فیصد گھٹ گئی ہیں، انھوں نے بتایا کہ مذاکرات کے لیے پاکستان میں موجود آئی ایم ایف کی ٹیم نے حکومت سے دو سو ارب روپے کا منی بجٹ لانے کا مطالبہ کیا ہے مگر حکومت ایسا کرنے کے لیے ہتھیار ہی ہے، آپ اس کو منی بجٹ کہیں یا معاشی بندوبست (اکنامک مینجمنٹ) بات ایک ہی ہے، اگر منی بجٹ کا اعلان کیا جاتا ہے تو اطلاعات کے مطابق سلیز ٹیکس بڑھایا جائے گا اور اس سے افراتر اور مزید بڑھے گی، منی بجٹ آنے تک بجٹ 2019-20 ختم ہونے کی مدت میں 4 ماہ رہ جائیں گے۔ یعنی چار ماہ میں دو سو ارب کا مطلب سالانہ بجٹ پر چھ سو ارب ہو گا۔ یہ ایک بہت بڑا بوجھ ہو گا، ان کا کہنا تھا کہ دوسرا بڑا مسئلہ بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا ہے، رواں ماہ کی اکتیس تاریخ تک قیمتوں میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کرنا تھا مگر اس کو ٹالا جا رہا ہے، اگلے ہفتے اس معاملے پر بھی صورتحال واضح ہو جائے گی، مسئلہ کشمیر کے حوالے سے دفتر خارجہ پر حکومتی وزیر شیریں مزاری کی تنقید پر گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا بین الاقوامی پہلو ہے پاکستانیوں کے لیے یہ بہت حساس معاملہ ہے، اس معاملے پر پی ٹی آئی کے وزیر کو اپنی سیاست نہیں کرنی چاہیے، ہمارے سفارت کار معاشی معاملات میں ماہر نہیں، اس شعبہ میں ان کی تربیت کی ضرورت ہے، کامران یوسف نے کہا کہ شیریں مزاری بہت صاف گو اور بے باک ہیں، ان کو یہ کریڈٹ دیں کہ حکومت میں ہونے کے باوجود وہ بعض اوقات حکومتی پالیسی سے ہٹ کر بات کرتی ہیں، آپ کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جب پی ٹی آئی کی حکومت بنی تو ان کا خیال تھا کہ شاید انھیں وزیر خارجہ بنایا جائے مگر قرعہ شاہ محمود قریشی کے نام نکلا چونکہ یہ بہت صاف گو تھیں تو بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ اس طرح کا وزیر خارجہ پاکستان کو نہیں چاہیے، آپ سارا الزام دفتر خارجہ کو بھی نہیں دے سکتے کیونکہ کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی اس کی داخلہ پالیسی کی آئینہ دار ہوتی ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنما محمد زبیر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی معیشت کے لیے سب سے بڑا مسئلہ پی ٹی آئی ہے، ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حکومت کو معاشی معاملات پر مشورہ دینے کا کوئی فائدہ نہیں، مشورہ اس کو دیا جاتا ہے جو اس پر عمل کرے، حکومت حقیقت تسلیم کرنے کے لیے ہی تیار نہیں، نہ ہی اس کے پاس ٹیم اور نہ قیادت ہے، ان کی موجودگی پاکستان ترقی نہیں کر سکتا، جوں جوں وقت گزرتا جائے گا مشکلات میں اضافہ ہو تا چلا جائے گا، جہاں تک آئی ایم ایف کا سوال ہے تو ہم اس کی بات مانیں گے تو مصیبت، اگر نہ مانیں تو مصیبت ہے، محصولات اکٹھا کرنے کے لیے منی بجٹ کوئی حل نہیں، ہمیں اس وقت معاشی سرگرمیوں کی ضرورت ہے، اضافی ٹیکسوں سے معاشی سرگرمیاں نہیں بڑھیں گی۔